احکام و مسائل

دارالافتاء جامعہ سلفیہ فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال: ایک کمپنی ''بزناس'' نام سے معروف ہے جس کے مالکان مسلمان ہیں کمپنی کے کاروبار کی نوعیت اس طرح ہے:

کمپنی کمپیوٹر کے متعلق چند پروگرامز برائے تعلیم کمپیوٹر و انٹرنیٹ فروخت کرتی ہے اس کے ساتھ ویب سائیٹ کیلئے (50mb) سپیس اور (25mb) ای میل کی سہولت فراہم کرتی ہے جس کے عوض 99 ڈالر وصول کرتی ہے۔

یہ خالص خرید و فروخت ہے جس میں کمپنی خریدار کو کوئی شرط عائد نہیں کرتی یاد رہے مذکورہ اشیاء سے ملتے جلتے پروگرام بازار میں پہلے سے فروخت ہو رہے ہیں ان کے مقابلہ میں بزناس انتہائی کم قیمت پر بہترین سروس فراہم کرتی ہے۔ نیز کمپنی کا ایک دوسرا کام اس نوعیت کا ہے:

کہ پروگرامز کے خریدار کو مستقل ممبر کی سہولت دینا اور ساتھ ہی کئی دیگر سہولیات فراہم کرنا۔ مثلاً مخصوص ہوٹلوں اور مارکیٹوں سے بارعایت سامان کی خرید و فروخت کرنا وغیرہ اگر کوئی شخص ممبر بنتا ہے تو اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ وہ کمپنی کے دو (2) دیگر ممبر فراہم کرے اور وہ دو (2) ممبر مزید آگے دو (2) دو (2) ممبرز فراہم کریں حتیٰ کہ جب نیچے (9) ممبر مکمل ہو جائیں گے تو کمپنی پہلے ممبر کو مبلغ 55 ڈالر کمیشن ادا کرے گی اور یہ سلسلہ جاری رہے گا ہر مرتبہ (۹) ممبر مکمل ہونے پر کمپنی پہلے ممبر کو مسلسل 55، 55 ڈالر ادا کرتی رہے گی۔

اسی طرح دوسرے نمبر پر جو ممبر ہوگا اس کے نیچے جب (9) ممبر مکمل ہو نگے تو اسے بھی کمیشن دیا جائے گا جیسے کہ پہلے ممبر کو دیا گیا تھا۔

یاد رہے: پہلا ممبر دو ممبرز تیار کرنے کے بعد بھی اپنی کوشش جاری رکھے گا نیچے کسی جگہ پر بھی نئے ممبر کو رکاوٹ یا پریشانی ہوگی تو پہلا ممبر اس کو دور کرنے کیلئے اپنی خدمات بروئے کار لائے گا۔

(2) یہ معاہدہ کمپنی اور ممبر کے درمیان ایک سال تک جاری رہتا ہے۔ اب وضاحت طلب امر یہ ہے کہ کمپنی کے یہ دونوں پروگرام صحیح اور درست ہیں یا نہیں؟

نیز اس میں شمولیت اختیار کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں؟

وضاحت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

سائل: ممبرز ''بزناس'' کمپنی پرائیویٹ لمٹیڈ

الجواب بعون الوهاب

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدالانبياء والمرسلين وعلى آله واصحابه أجمعين. أمابعد

جواب سے قبل چند امور کو پیش نظر رکھنا از حد ضروری ہے:

آج کل مارکیٹ میں آئے دن دولت جمع کرنے اور لوٹ کھسوٹ کی غرض سے نئے نئے طریقے ایجاد کیے جا رہے ہیں جن میں دھوکہ فریب اور خیانت بالکل نمایاں ہوتی ہے، اسی طرح لالچ دے کر لوگوں سے مال جمع کیا جاتا ہے۔ خاطر خواہ مالیت جمع کرنے کے بعد راہ فرار اختیار کرتے ہیں اور مشارکین کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔

سودی کاروبار کو آئے دن نیا روپ اور رنگ دے کر لوگوں کو اپنے گھناؤنے جال میں پھنسایا جاتا ہے جس سے ایک طرف لوگوں میں آرام پرستی، کام چوری کی عادت بنائی جاتی ہے اور دوسری طرف افراد، قوم اور ملک کو دیوالیہ کی طرف دھکیلا جاتا ہے۔

قمار اور جوا بھی آئے دن نئے اندازوں میں خوب تباہی مچا رہا ہے لوگ کچھ رقم داؤ پر لگا کر قسمت ازمائی کے سہارے راتوں رات مال دار بننے کا خواب دیکھتے رہتے ہیں۔

شرعاً یہ تمام امور حرام اور ناجائز ہیں، مسلمان کو ان کی دھوکہ دہی سے ہوشیار رہنا چاہئے، اپنی دولت اور ایمان کو محفوظ رکھنا چاہئے، حرام یا مشکوک کمائی سے دور رہنا واجب اور فرض ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس امر کو بھی مدنظر رکھنا ازحد ضروری ہے کہ اغیار حتی الامکان مسلمانوں کی ثروت و دولت پر قبضہ جمانے میں منہمک ہیں نئے سائنسی دور میں نئی ایجادات کی آڑ میں کہاں سے کہاں پہنچ گئے ہیں اور مستقبل میں ان کے کیا عزائم ہونگے اہل بصیرت پر بالکل عیاں ہے۔

ایسے حالات میں اگر کوئی مسلمان اس میدان میں قدم رکھے نئی ایجادات کو ذریعہ و وسیلہ بنائے تو ایسا طریقہ کار اختیار کرے جو شریعت کے تقاضوں کے مطابق ہو شریعت کی پابندی کے ساتھ امانت و دیانت کو مدنظر رکھے لوٹ گھسوٹ نہیں بلکہ خیر خواہی کی بنیاد پر آگے بڑھے تو اس پر بغیر کسی واضح علت و سبب کے قدغن بھی نہیں عائد کرنی چاہئے۔

مفتی کے فتویٰ کا تعلق ظاہر سوال اور حتی الامکان معلومات حاصل ہونے کی بنیاد پر ہوتا ہے لیکن جب کبھی بھی کوئی شرعی طور پر قباحت اور خرابی کسی مسلمان پر ظاہر ہو تو محض فتویٰ کا سہارا لیکر وہ کام کرنا ہرگز درست نہیں ہوتا بلکہ اس سے کنارہ کش ہونا لازم اور واجب ہوتا ہے۔

ان امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے آپ نے پیش کردہ سوال کے مطابق جواب ملاحظہ فرمائیں:

بزناس کمپنی کا یہ پروگرام دو حصوں مشتمل ہے۔

۱۔ چند کمپیوٹر پروگرامز اور انٹرنیٹ ویب سائٹ وغیرہ کی فروخت

۲۔ مارکیٹنگ کرنے کیلئے کمپنی کا ممبر یا وکیل کی حیثیت سے کام کرنا، اور اس کے عوض مخصوص مقدار پر کام کرنے کیصورت میں منافع میں شریک کرتے ہوئے متعین رقم کیصورت میں معاوضہ ادا کرنا۔

پہلی شق: تو شرعاً جائز اور حلال ہے کوئی قباحت اور ممانعت نہیں ہے۔

کیونکہ خریدار ایک مطلوب چیز خرید کرتا ہے اور وہ چیز واقعی فائدہ مند ہے۔ نیز شرعاً اس فائدہ کی کوئی ممانعت نہیں تو ایسی صورت میں خرید و فروخت شرعاً صحیح اور درست ہوتی ہے۔ آج کل کمپیوٹر کا ہماری زندگی میں دخیل ہونا اور مستقبل میں ہر شخص کی ضرورت بن جانا موجودہ حالات کے تناظر میں ایک مسلمہ حقیقت ہے۔

بزناس کمپنی کے پیش کردہ پروگرام (مثلاً کمپیوٹر کی تعلیم، انٹرنیٹ کا استعمال، ویب سائیٹ کی تیاری وغیرہ) اسی طرح انٹرنیٹ پر ویب سائیٹ اور ای میل کیلئے سپیس مہیا کرنا ایسی اشیاء ہیں جن کی ضرورت مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اشخاص کو لاحق ہوتی ہے۔ اور یہ بھی اشیاء بازار میں فروخت ہو رہی ہیں۔ اگر بزناس کمپنی ان کے مقابلہ میں اعلیٰ معیار عمدہ سروس کم قیمت پر پیش کرتی ہے تو ایک خوش آئند امر ہے شرعاً اس کی خرید و فروخت پر کوئی حرج نہیں ہے۔ بشرطیکہ اصول تجارت کے مطابق ہو اور کوئی اضافی شرط ہرگز عائد نہ کی گئی ہو۔ بیان کردہ سوال میں ظاہراً تو کوئی ایسی شرط وغیرہ موجود نہیں ہے۔

دوسری شق: کمپنی کیلئے مارکیٹنگ کرنا:

اگر کسی شخص نے واقعتاً اپنی ضرورت کیلئے پروگرامز خریدے کمپنی نے اسے ممبر یا وکیل بننے کی سہولت دی ہے اور وہ شخص اپنی مرضی و اختیار سے اس کام میں شریک ہونا چاہتا ہے کوئی پابندی یا شرط خرید کے وقت نہ لگائی گئی تھی بلکہ محض اضافی سہولت ہے جو کمپنی صرف اپنے خریدار کو فراہم کرتی ہے تو بھی اس میں ظاہری طور پر کوئی وجہ ممانعت معلوم نہیں ہوتی اور نہ ہی شرعاً اس میں کوئی حرج ہے۔

اگر کوئی شخص کمپنی کا ممبر بنتا ہے اور کمپنی کی طرف سے عائد شرائط کے مطابق ایک مطلوب حد تک کام کرتا ہے، کام مکمل ہونے پر کمپنی اسے متعین کردہ منافع دیتی ہے تو شرعاً یہ صحیح اور درست ہے۔

کیونکہ پہلا ممبر محنت کر کے دیگر ممبرز فراہم کرتا ہے تو یہ اس وکیل ممبر کا عمل ہے جس پر معاوضہ لیتا ہے۔

اس کے نیچے جو افراد دیگر ممبرز بناتے ہیں اگرچہ ظاہری طور پر ان کی محنت و کاوش ہے مگر اس

میں پہلا ممبر مسلسل سبب بنتا ہے۔ نیز اس کے ساتھ ساتھ بیان کردہ سؤال کے مطابق اس کی محنت پھر بھی جاری ہے اس لئے اس کا عوض وصول کرنا شرعا ممنوع نہیں ہے۔

باقی رہا کہ مخصوص تعداد مثلا نو ممبر بنانے پر یہ معاوضہ کیوں دیا جاتا ہے اس سے کم وبیش کی صورت میں کیوں نہیں دیا جاتا تو اس بارہ میں یاد رہے کہ شریعت کا ضابطہ ہے (المسلمون علی شروطهم...... الحدیث) (بخاری کتاب الشروط)

کہ اگر مسلمان باہمی طور پر کوئی معاملہ طے کرتے ہیں اور اس کیلئے شروط وقیود مقرر کرتے ہیں تو ان کی پابندی کرنی ضروری ہوتی ہے تاوقتیکہ کوئی ایسی شرط عائد کی جائے جسے اسلام نے ممنوع قرار دیا ہے تو ایسی صورت میں اس کی پابندی درست نہ ہوگی اور وہ معاملہ صحیح نہ ہوگا۔

اب اگر کمپنی نے 9 افراد مہیا کرنے پر کمیشن دینے کی شرط عائد کی ہے تو ظاہری طور پر اس میں کوئی قباحت نہیں ہونی چاہئے جبکہ معاملہ طے کرتے وقت یہ شرط عائد کر لی گئی ہے اور فریقین نے اسے قبول کیا ہے۔

البتہ اگر کوئی شخص محض پروگرامز خریدنے کا بہانہ بناتا ہے۔ اور درحقیقت وہ سرمایہ سے کچھ رقم بطور علامت لگا کر ممبر شپ حاصل کرتا ہے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ سرمایہ کاری کرے تو اگر اس میں اس کی قدرے محنت وکاوش موجود ہے مگر یہ قمار یعنی جوا سے ملتی جلتی شکل ہے اس لئے اس سے گریز کرنا لازم اور ضروری ہے۔

ایسی کمپنی میں شمولیت کرنے والے شخص کو چاہئے کہ شمولیت سے قبل بغور مطالعہ کرے کمپنی سے لازمی تحفظ حاصل کرے اور کمپنی کی کارکردگی وغیرہ سے بے خبر نہ رہے۔

لہذا بزناس کمپنی کے پروگرامز کی خرید و فروخت شرعا صحیح اور درست ہے۔ کمپنی کا اپنے خریدار کو ممبر اور وکیل بننے کی سہولت فراہم کرنا بھی شرعا کوئی ممنوع نہیں ہے بلکہ صحیح اور درست ہے۔

صحیح خرید و فروخت کرنے والا شخص اگر ممبر شپ اختیار کرتا ہے تو درست اور صحیح ہے اگر محض رکنیت حاصل کرنے کیلئے پروگرامز خریدتا ہے حالانکہ وہ نہ اس کا مقصود ہیں اور نہ ہی وہ اسے استعمال میں لاتا ہے بلکہ اصل مطمع نظر وکالت ہے تو یہ صورت قمار سے مشابہ ہونے کیوجہ سے درست نہیں اس سے ہر مسلمان کو گریز لازم ہے کمپنی کو بھی چاہئے اس کا سد باب کرے اور کسٹمرز حضرات پر بھی لازم ہے کہ حیلہ و بہانہ نہ تراشیں۔

اللہ تعالیٰ رزق حلال عطا فرمائے۔

هذا ما عندنا والله تعالى اعلم بالصواب

بقیہ: نوجوانان اسلام کے تگ و تاز

اور جوانوں کا یہی طرز عمل ہے جس سے ایوان [illegible] لرزاں ہیں۔ حال کا نوجوان تاریخ سے یہ بات ازبر کر چکا ہے کہ قیصرو کسریٰ اور روم و فرنگ جیسے تہذیب و تمدن اور روشن خیال قوت و طاقت [illegible] مرکزوں کو عرب کے جاہل' اجڈ اور تہذیب و تمدن کی حسینہ دلفریب سے [illegible] لوگوں نے کیونکر تہہ و بالا کر دیا آج [illegible] نزار جانوں میں وہی قوت کی بجلی [illegible] رہی ہے۔ وقت ماضی ہو حال ہو یا مستقبل یہ بات روز روشن کی طرح عیاں اور نہاں [illegible] کسی بھی تحریک کی قوت کا دارومدار [illegible] ٹولہ ہی ہوتا ہے۔ شائد اسی لئے [illegible] کہا ہے۔

تمہی میری مشکل کو [illegible]
تمہی میرے درد کا درماں [illegible]

[illegible] نوجوانوں نے اس پیغام کو [illegible] جن انہوں نے سورہ توبہ اور سورہ انفال [illegible] قرآن مقدس کے دوسرے جہاد و قتال [illegible] واقعات و احکامات پہ غور و خوض [illegible] عمل کے لئے رب کی رضا کے [illegible] کے لئے' فنا میں پوشیدہ اپنی بقا کے [illegible] نے ابتدائے جہاد کی تو گویا طاغوت [illegible] دل پہ تیروں کی بارش ہو گئی اور [illegible] ہاتھی کی طرح بدمست ہو کر [illegible] پرست' دہشت گرد ...... [illegible] ناقص دماغ میں ہو کہ اس طرح [illegible] لے گا اور اس سیلاب بے اماں [illegible] گا لیکن اسے جان لینا چاہئے [illegible] ہیں جو اٹھ جائیں تو رکنا نہیں [illegible] گردنیں ہیں جو اٹھتی ہیں تو کٹنے کے لئے' جھکنا اور بک جانا جیسے الفاظ ان کی لغت میں ہی نہیں ہوتے۔ جب میں انہی سوچوں میں غلطاں و پیچاں مستقبل کی طرف نگاہ اٹھا کے دیکھتا ہوں تو مجھے اک طلوع سحر [illegible] ہوتی نظر آتی ہے اور اب اگر اللہ نے چاہا [illegible] کی ساری قوتیں مل کر اکٹھی ہو جائیں [illegible] جوانوں کے خون سے اسلام کی طلوع ہوتی [illegible] سحر کو' اسلام کی نشاۃ ثانیہ کو نہیں روک سکتیں۔ ان شاء اللہ